٦٣

اردو

جادو اور کہانت کی حیثیت

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بالعليا والسليمانية وشمال الرياض



مطبعة النرجس - ت ٢٣١٦٦٥٣ ف ٢٣١٦٨٦٦

جادو اور کہانت

کی

حیثیت

تألیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ

محمد اسماعیل محمد بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ وبعد:۔

دور حاضر میں جھاڑ پھونک کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں، جو طب کا دعویٰ کرتے ہیں اور جادو، اور کہانت کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ یہ لوگ بعض ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، اور سادہ لوح عوام کو دھوکا دیتے ہیں، ان حالات کے پیش نظر اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کیلئے میں نے چاہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے اوپر اس طریقہ کار سے جو عظیم خطرہ لاحق ہو رہا ہے اسے بیان کر دوں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق اور اللہ ورسول کے حکم کی مخالفت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ بیماری کا علاج متفقہ طور پر جائز ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ باطنی امراض یا سرجری اور اعصابی امراض وغیرہ کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس جاکر اپنے امراض کی تشخیص کرائیں، تاکہ وہ علم طب کے مطابق، مناسب اور شرعی طور پر جائز دوا سے اس کا علاج کریں، کیوں کہ یہ ضروری اسباب ہیں جن کا سہارا لینا اللہ پر توکل کے منافی نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اور اس کے ساتھ اس کی دوا بھی بنائی ہے جسے جاننے والے جانتے ہیں اور نہ جاننے والے نہیں جانتے ہیں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس چیز میں اپنے بندوں

کے لئے شفا نہیں رکھا ہے جسے ان کے اوپر حرام کیا ہے۔ لہٰذا مریض کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیماری دریافت کرنے کیلئے ان کاہنوں کے پاس جائے جو پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی جائز نہیں کہ ان کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق کرے کیونکہ وہ اٹکل ہانکتے ہیں۔ اور جناتوں کو حاضر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مقصد میں ان سے مدد حاصل کریں۔

ان کا معاملہ کفر و ضلالت پر مبنی ہے، کیونکہ یہ امور غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:

«من أتى عرافا فسأله عن شئ لم تقبل له صلاة أربعين ليلة»

جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی

(۴/۱۷۵۱/ح ۲۲۳۰)

اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریمﷺ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا:

«من أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم»

جو شخص کسی کاہن (غیب کے دعویدار) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمدﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔

(ابوداؤد ۴/ ۲۲۵/ ح ۳۹۰۴، ترمذی ۱/ ۴۱۸/ ح ۱۳۵، وابن ماجہ ۱/ ۲۱۱/ ح ۶۳۴)

اور حاکم نے ان الفاظ میں صحیح کہا ہے :

"من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه فيما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم"

جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔

(۱/ ۸)

اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ليس منا من تطير أو تطير له، أو تكهن أو تكهن له، أو سحر أو سحر له، ومن أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد"

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدفالی کرے یا جس کے لئے بدفالی کی جائے، یا جو غیب کی باتیں تبلائے یا جسے غیب کی باتیں بتلائی جائے، یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے اور جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا۔

(بزار باسناد جید)

ان احادیث شریفہ میں نجومیوں وغیرہ کے پاس آنے اور

مسئلہ دریافت کرنے اور ان کے جواب کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور وعید ہے۔ لہٰذا ذمہ داران امور اور دینی معاملات کی تفتیش کرنے والوں اور ان کے علاوہ جنھیں بھی اختیارات و اقتدارات حاصل ہو ان پر واجب ہے کہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے سے لوگوں کو روکیں، اور بازاروں وغیرہ میں مشغلہ کرنے والوں کو سختی سے منع کریں۔

ان نجومیوں کی بعض باتوں کے صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے کیوں کہ جو ان کے پاس آتے ہیں وہ پختہ عالم نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ اس بات سے بھی نابلد ہوتے ہیں کہ ان کے پاس آنا منع ہے۔ کیونکہ شریعت کی عظیم مخالفت، بڑے خطرات اور ضرر رساں نتائج کے پیشِ نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس آنے سے روکا ہے۔ نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کاہنوں اور جادوگروں کے کفر پہ دلیل ہیں۔ اس لئے کہ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں جو کفر ہے۔ اور اس لئے بھی کہ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے جناتوں کی خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جناتوں کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔ نیز علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے اور ان کے اس دعویٰ کی تصدیق کرنے والے دونوں برابر ہیں۔ اور ہر وہ شخص جس نے بھی جادوگری اور نجومیت وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھی اللہ کے رسول اس سے

بری الذمہ ہیں۔

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کے بتلائے ہوئے طریقۂ علاج کی پیروی کرے۔ مثلاً جادوئی لکیریں کھینچنا اور قلعی آتارنا وغیرہ خرافات پر عمل نہ کریں۔ جیسے یہ لوگ کرتے ہیں۔ کیوں کہ یہ سب کاہنوں کی فطرت اور تلبیس کاری کی باتیں ہیں۔ جو شخص ان چیزوں پر رضامند ہوا وہ ان کے کفر وضلالت پر معاون ثابت ہوگا۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کاہنوں کے پاس جاکر اس سے اس شخص کے بارے میں سوال کرے جس کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یا شوہر وبیوی، یا انکے خاندان کے درمیان ہونے والی محبت ووفا یا عداوت و اختلافات کے بارے میں دریافت کرے، کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

جادوگری محرمات کفریہ میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں دو فرشتوں ''ہاروت وماروت'' کے بارے میں ذکر فرمایا ہے:۔

''وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر، فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه، وما هم بضارين

وہ فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ ''دیکھ ہم محض آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو''، پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے

به من أحد إلا بإذن الله، ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون ‘‘ (آیت ۱۰۲)	شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالیں ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیزیں سیکھتے تھے جو خود ان کے لئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی۔ اور خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار ہے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں کتنی بڑی متاع تھی جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انھیں معلوم ہوتا۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جادوگری کفر ہے۔ اور جادوگر شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرتے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جادو بذات خود نفع ونقصان میں اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کونیہ قدریہ سے اثر کرتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے خیر وشر کو پیدا کیا ہے۔ اور ان جادوگروں کو نقصان ضرور اور خطرات سخت ہیں جنھوں نے ان علوم کو مشرکین سے ورثہ میں لیا ہے اور ضعیف العقل عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ فإنا للہ وانا الیہ راجعون

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ جیسا کہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسے کام سیکھتے ہیں جو انھیں ضرر پہنچاتے ہیں، نفع نہیں پہنچاتے ۔ نیز اللہ تعالیٰ کے یہاں ان لوگوں کے لئے کوئی خیر وفضل نہیں ہے ۔ یہ زبردست وعید ہے ۔ جو دنیا و آخرت دونوں جگہ ان کے خسران اور ہلاکت پر دلالت کرتی ہے ۔ اور یہ کہ انھوں نے اپنی جانوں کو گھٹیا قیمتوں کے عوض بیچ ڈالا ہے ۔ اس لئے اللہ نے اپنے اس فرمان میں اس تجارت کی مذمت کی ہے ۔

" ولبئس ماشروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون "	کتنی بُری متاع تھی جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انھیں معلوم ہوتا ۔

ہم ان جادوگروں، کاہنوں اور باقی تمام دوسرے جھاڑ پھونک کرنے والوں کے شر سے اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی طلب کرتے ہیں ۔ نیز سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان سے دور رہنے اور انکے بارے میں حکم الہٰی نافذ کرنے کی توفیق دے، تاکہ اللہ کے بندے ان کے ضرر اور اعمال خبیثہ سے نجات پائیں ۔ بیشک اللہ فیاض اور سخاوت کرنے والا ہے ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و احسان اور اتمام نعمت کے طور پر بندوں کیلئے ایسے وظائف مشروع کئے ہیں، جنکے

ذریعہ وہ جادو لگنے سے پہلے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اور جادو لگ جانے کے بعد بھی ان اعمال سے اس کا علاج کر سکیں۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ان شرعی اور مباح وظائف کا ذکر آ رہا ہے جن کے ذریعہ جادو کے خطرات سے بچا جا سکتا ہے اور اس کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔

پہلی قسم:۔ یعنی جادو کے خطرات سے بچنے کے لئے جو طریقے ہیں ان میں سے نفع بخش اور اہم طریقہ یہ ہے کہ شرعی اذکار، دعائیں اور ماثور تعویذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے اس کیلئے مختلف اذکار و دعائیں ہیں۔

۱:۔ ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے اور سلام پھیرنے کے بعد مشروع وظائف کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔

۲:۔ سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے۔ آیت الکرسی قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے۔ اور وہ یہ ہے:

"الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم، له ما في السموات وما في الأرض من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم، ولا يحيطون	اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہ نہ سوتا ہے، اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر شفارش کر سکے؟

بشئ من علمه إلا بما شاء، وسع كرسيه السموات والأرض ولايؤوده حفظهما وهوالعلي العظيم،، (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۵)	جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے۔ اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی، الایہ کہ جس چیز کو وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ برتر ذات ہے۔

۳ :۔ ،،قل هوالله أحد، اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس،، سورتیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھے۔ نیز تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کی نماز کے بعد اور رات کو نماز مغرب کے بعد پڑھے۔

۴ :۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے اور وہ یہ ہیں۔

،، آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه	رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے

والمؤمنون ، كل
آمن بالله وملائكته
وكتبه ورسله لا
نفرق بين أحد من
رسله ، وقالوا سمعنا
وأطعنا غفرانك
ربنا وإليك المصير
لا يكلف الله نفسا
إلا وسعها لها ما
كسبت وعليها ما
اكتسبت ربنا لا
تواخذنا ان نسينا
اوأخطأنا ، ربنا ولا
تحمل علينا إصرًا
كما حملته على الذين
من قبلنا ، ربنا ولا
تحملنا ما لا طاقة لنا
به واعف عنا و
اغفرلنا وارحمنا
أنت مولانا فانصرنا
على القوم الكافرين ،،

اس پر نازل ہوئی ہے اور جو
اس رسول کے ماننے والے ہیں
انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل
سے تسلیم کیا ہے ، یہ سب اللہ
اور اس کے فرشتوں اور اس کی
کتابوں اور اس کے رسولوں کو
مانتے ہیں ۔ اور ان کا قول یہ ہیکہ
ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے
سے الگ نہیں کرتے ۔ ہم نے
حکم سنا اور اطاعت قبول کی ،
مالک ! ہم تجھ سے خطا بخشی کے
طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی
طرف پلٹنا ہے اللہ کسی متنفس
پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر
ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ۔
ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اسکا
پھل اس کے لئے ہے ، اور جو
بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اسی
پر ہے ۔ (ایمان لانے والو ! تم یوں دعا
کرو ،) اے ہمارے رب ہم سے
بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں

(سورۃ بقرہ آیت ۲۸۵-۲۸۶) ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تونے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگذر فرما ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

کیوں کہ صحیح حدیث میں نبی کریمؐ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا۔

"من قرأ آیة الکرسي في لیلة لم یزل علیه من الله حافظ ولا یقربه شیطان حتی یصبح"

جس شخص نے رات کو آیت الکرسی پڑھ لیا اس کے اوپر اللہ کیطرف سے ایک نگراں برابر رہے گا۔ اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ صبح ہو جائے

(دیکھئے بخاری ۹/۵۵ ح ۵۰۱۰)

نیز یہ بھی صحیح طور پر نبی کریمؐ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

"من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ في لیلة کفتاه"۔

جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہیں۔

(بخاری ۹/۵۵ ح ۵۰۰۹ و مسلم ۱/۵۵۴-۵۵۵ ح ۸۰۷، ۸۰۸، والبوداؤد ۲/۱۱۸ ح ۱۳۹۷، ترمذی ۹/۱۸۸ ح ۳۰۴۳، و ابن ماجہ ۱/ح ۱۳۶۳-۱۳۶۴)

۵؎ "أعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق"، کا ورد کثرت سے کرنا چاہیئے۔ رات دن میں

کسی جگہ پڑاو ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحراء، فضاء ہو یا سمندر، ہر جگہ اس کا ورد کرنا چاہیئے کیوں کہ آپ نے فرمایا۔

"من نزل منزلا فقال: "أعوذ بكلمات الله التآمات من شر ما خلق، لم يضره شئ حتى يرتحل من منزله ذلك"

جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے کوئی شی ضرر نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ صحیح سالم اس مقام سے کوچ کر جائے گا۔

(مسلم ۴/۲۰۸۰ ح ۲۷۰۸ وترمذی ۹/۳۹۶ ح ۳۴۹۹، وابن ماجہ ۲/۲۸۹ ح ۳۵۹۲)

۶ :۔ انھیں وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن کے اول وقت اور رات کے اول وقت میں تین مرتبہ کہے:

"بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شئ في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم"

شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی شی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

(ابو داؤد ۵/۳۲۴ ح ۵۰۸۸ وترمذی ۹/۳۳۱ ح ۳۴۸۴ وابن ماجہ ۲/۳۵۰ ح ۳۹۱۵ حاکم ۱/۵۱۴)

یہ اذکار اور تعویذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لئے

عظیم اسباب ہیں، اس شخص کے لئے جو صدق دل سے، ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ واعتماد، اوران کے معانی پر انشراح صدر کے ساتھ ان کا پابند ہو۔

اور یہی تعویذات واذکار جادو لگ جانے کے بعد اس کو زائل کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کے ضرر کو دفع کرنے اور مصیبت کو دور کرنے کے لئے بکثرت اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری اور سوال کرنا چاہیئے۔ جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں (جن کے ذریعہ آپ اصحاب کرام کو دم کیا کرتے تھے) میں سے بعض یہ ہیں۔

"اللّٰھم رب الناس اذھب البأس و اشف أنت الشافی۔ لا شفاء إلا شفاؤك شفاءً لا یغادر سقما"،	اے اللہ لوگوں کے پالنہار اس مصیبت کو دور کردے اور شفا عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تمہاری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ اللہ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے

(بخاری ۱۰/۲۰۶ ح ۵۷۴۳ نیز دیکھئے ۱۰/۲۱۰ ح ۵۷۵۰ ومسلم ۴/۱۷۲۱ ح ۲۱۹۱، وترمذی ۱۰/۱ ح ۳۶۳۶ وابن ماجہ ا/ح ۱۶۱۹ و ۲/ح ۳۵۶۵، ۳۵۷۶)

جن رقیئے سے حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو دم کیا تھا ان میں سے ایک یہ ہے:۔

"بسم اللہ أرقیك	اللہ کے نام سے میں آپ کو

من كل شيء يؤذيك	دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے
من شر كل نفس	جو آپ کو تکلیف دیتی ہے۔ ہر
أو عين حاسد الله	نفس اور ہر حاسد نگاہ سے
يشفيك، بسم الله	آپ کو اللہ شفا عطا فرمائے۔
أرقيك ،،	اللہ کے نام سے میں آپ کو دم
	کرتا ہوں۔

(مسلم ۴/۱۷۱۸ ح ۲۱۸۶ وابن ماجہ ۲/ح ۵۶۸ س)

تین مرتبہ اس دعاء کا تکرار کرنا چاہیئے۔

جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک علاج یہ بھی ہے۔ خاص کر مردوں کے لئے اگر انہیں بیوی سے جماع کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہو، کہ بیر کے درخت کے سرسبز سات پتے لیکر اسے پتھر وغیرہ سے کوٹ ڈالیں، پھر اسے کسی برتن میں رکھکر اتنا پانی بھردیں کہ غسل کرنے کے لئے کافی ہوجائے۔ پھر اس پر "آیت الکرسی،، اور "قل يا أيها الكافرون،، اور قل هو الله أحد،، اور قل أعوذ برب الفلق،، اور قل أعوذ برب الناس،، پڑھیں۔ نیز سورۂ اعراف کی یہ آیتیں پڑھے جس میں جادو کا ذکر ہے۔

"واوحينا إلى	ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک
موسىٰ أن الق عصاك	اپنا عصا، اس کا پھینکنا تھا کہ
فإذا هي تلقف ما	آن کی آن میں وہ ان کے اس
يأفكون، فوقع الحق	جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔

وبطل ما كانوا يعملون، فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين ››

(سورہ اعراف آیت ۱۱۷-۱۱۹)

اس طرح جو حق تھا حق ثابت ہوا اور جو کچھ انھوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہوکر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے۔ اور (فتح مند ہونے کے بجائے) الٹے ذلیل ہوگئے۔

پھر سورہ یونس کی یہ آیتیں پڑھے :۔

‹‹ وقال فرعون ائتوني بكل ساحر عليم فلما جاء السحرة قال لهم موسىٰ ألقوا ما أنتم ملقون، فلما ألقوا قال موسى ما جئتم به السحر. إن الله سيبطله إن الله لا يصلح عمل المفسدين ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون ››

(آیت ۷۹، ۸۲)

اور فرعون نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ ‹‹ ہر ماہر فن جادوگر کو میرے سامنے حاضر کرو۔ جب جادوگر آگئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: جو کچھ تمھیں پھینکنا ہے پھینکو پھر جب انھوں نے اپنے انجھر پھینک دیئے تو موسیٰ نے کہا کہ یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے۔ جادو ہے۔ اللہ ابھی اسے باطل کئے دیتا ہے۔ مفسدوں کے کام اللہ سدھرنے نہیں دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے فرمانوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے، خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی

ناگوار کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد سورہ طٰہٰ کی یہ آیتیں پڑھے :۔

"قالوا یا موسیٰ إما أن تلقی وإما أن نکون أول من ألقی، قال، بل القوا۔ فإذا حبالهم وعصیهم یخیل إلیه من سحرهم انها تسعی فأوجس فی نفسه خیفة موسیٰ قلنا لا تخف إنك أنت الأعلی، والق ما فی یمینك تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید ساحر، ولا یفلح الساحر حیث أتی"۔

(آیت ۶۵، ۶۹)

جادوگر بولے :۔ "موسیٰ تم پھینکتے ہو یا ہم پہلے پھینکیں ؟ موسیٰ نے کہا: نہیں تمھیں پہلے پھینکو،" یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں ۔ اور موسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے ۔ ہم نے کہا: "مت ڈر"، تو ہی غالب رہے گا ۔ پھینک جو کچھ تیرے دائیں ہاتھ میں ہے ۔ ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگل جاتا ہے ، یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے ۔ اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کسی شان سے وہ آئے ۔

یہ مذکورہ بالا سورتیں اور آیتیں اس پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کرلے ۔ اس سے انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا ۔ اگر

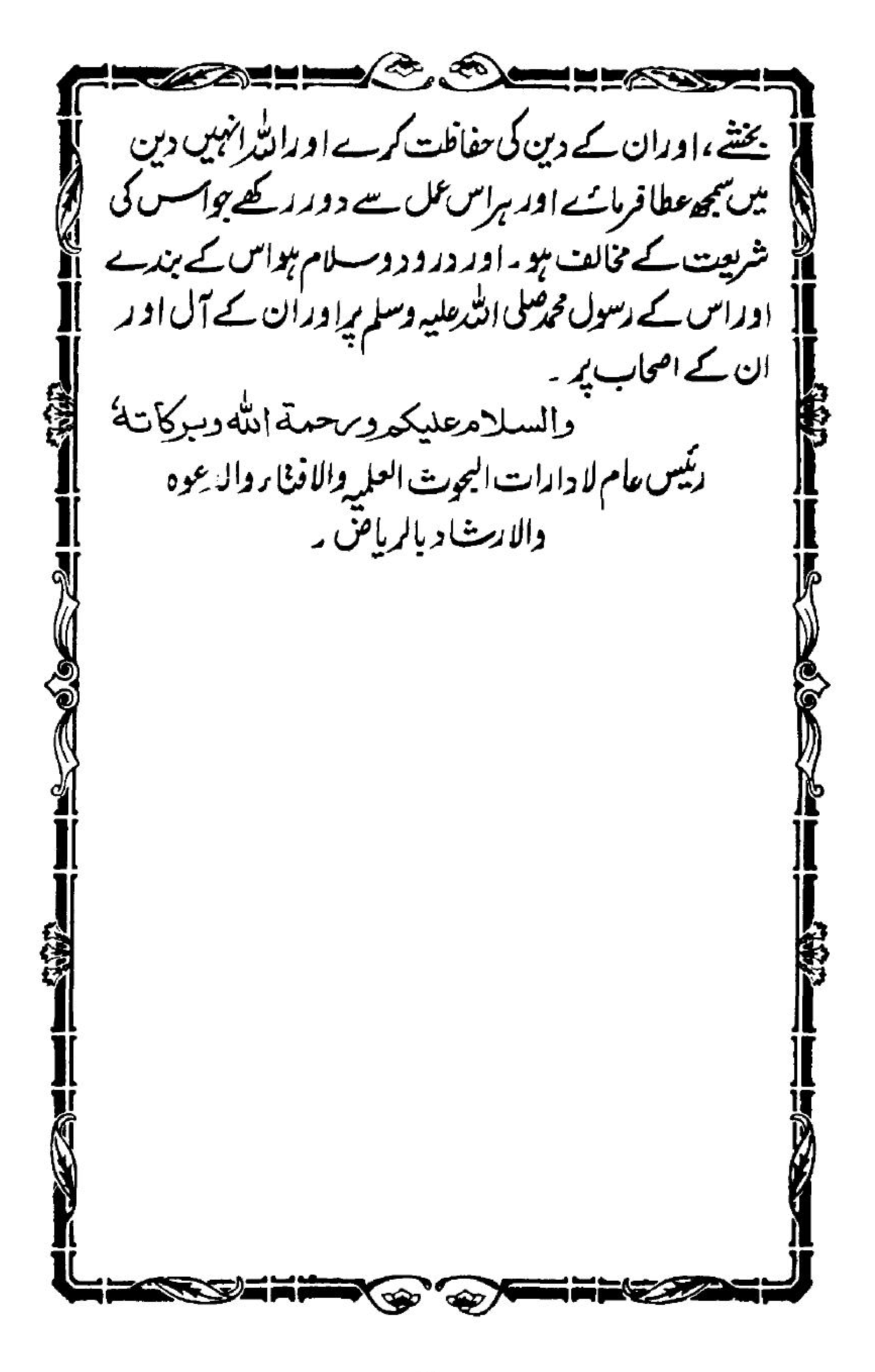
دو چند مرتبہ یہ طریقہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو کریں کوئی حرج نہیں۔ یہاں تک کہ جادو کا اثر زائل ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ نفع بخش علاج جادو کا اثر زائل کرنے کا یہ ہے کہ وہ جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں جادو دفن ہے، زمین ہو یا پہاڑ وغیرہ۔ اگر جگہ کا پتہ لگ جائے تو اسے نکال کر فنا کر دیا جائے تو جادو بیکار ہو جائے گا۔

یہ ہیں وہ امور جن کا بیان کر دینا ضروری تھا۔ جن سے جادو کے خطرات سے بچا جا سکتا ہے اور جن سے جادو کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ (واللہ ولی التوفیق)

رہا جادوگروں کے عمل سے جادو کا علاج کرنا جو ذبح یا دوسری قربانیوں کے ذریعہ جناتوں سے تقرب پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے۔ بلکہ شرک اکبر میں سے ہے لہٰذا اس سے دور رہنا ضروری ہے۔ نیز جادو کے علاج کے لئے کاہنوں، نجومیوں، اور منتر والوں سے سوال کرنا اور ان کے ارشادات پر عمل کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔ اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹے اور فاجر ہیں۔ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔ نیز اللہ کے رسول نے ان کے پاس جانے سے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس کا بیان شروع کتابچہ میں گذر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر مصیبت سے عافیت



بخشے، اور ان کے دین کی حفاظت کرے اور اللہ انہیں دین میں سمجھ عطا فرمائے اور ہر اس عمل سے دور رکھے جو اس کی شریعت کے مخالف ہو۔ اور درود وسلام ہو اس کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل اور ان کے اصحاب پر۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رئیس عام لادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوہ
والارشاد بالریاض۔

٢١٦,٨
ب ع ح

ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله
حكم السحر والكهانة / تأليف عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، ترجمة محمد إسماعيل محمد بشير.
- الرياض : الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد ١٤١٣ هـ
٢ ص
طبع على نفقة بعض المحسنين
الأحكام الشرعية، - السحر والكهانة
١- أحكام شرعية أ- العنوان

حکم السحر والکہانہ

تألیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ

محمد اسماعیل محمد بشیر

حكم السحر والكهانة

تأليف سماحة الشيخ

عبدالعزيز بن عبدالله بن باز رحمه الله

ترجمه

محمد اسماعيل محمد بشير

The cooperative Office For Call & Guidance and
Edification of Expatriates in North Riyadh

Tel.: 4704466 - 4705222

